باب : 38

جمہوریت گینگ

جوناتھن کوہیلو کہنےکا وقت بھی نہ ملا،کوئی چلایا،”وہ آگئے! جمہوریت گینگ! بھاگو بھاگو!“

”بھاگو،بھاگو،“جوناتھن کے نزدیک دوڑتا ہوا ایک بچہ چیخا ۔

ایلیسا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔”ہمیں یہاں سے نکلنا چاہیے، جلدی!“

پولیس سب سے پہلے غائب ہوئی۔ مجمع ہرسمت میں بکھر گیا۔ بہت سے لوگوں نے اپنی کمر کی پٹیاں اتارپھینکیں تاکہ تیزی سےدوڑ سکیں۔تین گھرانےبچوں کوکھینچتےگھسیٹتےبلاک بی کی سیڑھیوں‌سے نیچےبھاگ رہےتھے۔ انھوں نے اپنا سامان وغیرہ کھڑکیوں سے نیچے اپنے واقفوں کی طرف اچھال دیا تھا۔سب کے سب جو کچھ ہاتھ لگا اٹھائے گلی میں دوڑ رہے تھے۔

چند ہی لمحوں میں گلی قریب قریب خالی ہو گئی۔ صرف آہستہ چلنے والے اپنے ہاتھوں میں گٹھڑیا بچے سنبھالے آنے والے خطرے سے بچنے کے لیے ابھی بھی دیکھے جا سکتے تھے۔ گلی کے آخر پر ایک عمارت شعلوں میں گھری ہوئی تھی۔ خوف سےسہمے ہوئے جوناتھن نے ایلیسا کا ہاتھ پکڑ لیا،وہ پوچھ رہا تھا،”یہ سب کیاہے؟ ہر کوئی اتنا خوفزدہ کیوں ہے؟“

اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑانے کے لیے ایلیساپاگلوں کی طرح زورلگا رہی تھی،اس نے جوناتھن کو جھٹکا دیا کہ وہ بھی دوڑے۔ وہ چیخی،”یہ جمہوریت گینگ ہے!ہمیں یہاں سے نکلنا چاہیے ،فوراً!“

”کیوں؟“

”سوالوں کا وقت نہیں ہے، بھاگو!“وہ چلائی۔ لیکن جوناتھن نے ہلنے سے انکار کر دیا۔ اس پر موت کی دہشت طاری تھی،وہ چیخی، ”بھاگو، نہیں تو وہ ہمیں قابو کر لیں گے!“

”جمہوریت گینگ!جو بھی ان کے قابوآجائے وہ اسے پکڑ لیتے ہیں اورووٹ سے فیصلہ کرتے ہیں کہ اس کا کیا کیا جائے۔ وہ ان کا پیسہ چھین لیتےہیں،انہیں پنجرےمیں بند کردیتےہیں،یا انھیں اپنےگینگ میں شامل ہونے پرمجبور کرتے ہیں۔ انہیں کوئی نہیں روک سکتا!“

جوناتھن کا سرچکرانےلگا۔"کہاں ہے اب وہ ہر جگہ پہنچ جانے والی پولیس؟ کیا قانون ہمیں اس گینگ سے نہیں بچا سکتا؟"

"دیکھو،"ایلیسابولی،وہ ابھی بھی جوناتھن سےہاتھ چھڑانے کے لیے زور لگا رہی تھی،" ابھی بھاگو،باتیں بعد میں کرنا۔"

"وقت ہے۔ بتاؤ نا،جلدی۔"

اس نے اس کے کاندھے سے پرے دیکھا۔ بڑی مشکل سے جیسے لقمہ نگلنے کی کوشش کی اور جنونیوں کی طرح بولنے لگی ۔ "جب گینگ نے پہلی دفعہ لوگوں پرحملہ کیا، تو ان کے جرم پر پولیس انہیں پکڑ کر عدالت لے گئی،گینگ نے دلیل دی کہ وہ قانون کی طرح ہی اکثریت کے قاعدے پرعمل کر رہے ہیں۔ سب کچھ ووٹوں سے طے ہوتا ہے۔ قانونی ہونا،اخلاقی ہونا،سب کچھ!"

"انہیں‌سزاہوئی؟" جوناتھن نے پوچھا۔ اب تک گلی بالکل ویران ہو چکی تھی ۔

"اگرانہیں سزا ہوئی ہوتی تواب مجھے بھاگنا پڑتا؟ نہیں،ججوں نے تین دو سے ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ انھوں نے اسے اکثریت کا الوہی حق قرار دیا۔ تب سے ہی یہ گینگ آزاد ہے،اپنے سے کمزور کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔"

جوناتھن کو بالآخرجزیرے کے بے ہودہ ضابطے اور طریقے سمجھ آ گئے تھے۔" لوگ ایسی جگہ کیسے رہ سکتے ہیں؟ اپنی حفاظت کا کوئی طریقہ تو ہونا چاہیے!"

"ہتھیارنہ ہوں تو آپ صرف بھاگ سکتے ہیں یا کسی دوسرے گینگ میں شامل ہو جائیں جو زیادہ بڑا ہے۔"

جوناتھن نے اپنا ہاتھ ڈھیلا کیا اوروہ دونوں بھاگنے لگے۔ وہ بھاگتے گئے، گلیوں سے، پھاٹکوں سے کونوں کے گرد،عمارتوں کے پاس سے۔ ایلیساشہر سے بہت اچھی طر ح واقف تھی۔

دونوں بھاگتے رہے یہا ں تک کہ تھک کر نڈھال ہو گئے۔ آخر، گلیوں اور گھروں سے بہت دوروہ شہر سے بہت بلند کسی محفوظ مقام پر پہنچنے کی امید میں ایک کھڑی چٹان پر چڑھنے لگے۔ سورج کی آخری کرنیں مغرب میں ڈوب رہی تھیں اورجوناتھن نیچے شہر میں ادھر ادھر شعلے بلند ہوتے دیکھ رہا تھا۔ دور سے آتی ہوئی چیخنے اور چلانے کی آوازیں کبھی کبھی ان تک پہنچ جاتی تھیں۔

"میں اب اور آگے نہیں جا سکتی،" ایلیسانے ہانپتے ہوئے کہا۔ اس کے لمبے بھورے بال الجھے ہوئے اس کے کاندھوں پر بکھرے

تھے۔ اس نے اپنا سانس بحال کرنے کے لیے ایک درخت سے ٹیک لگالی۔ تھکا ہاراجوناتھن ایک چٹان سے پیٹھ جوڑکر نیچے بیٹھ گیا۔ پاگلوں جیسی اس دوڑ میں اس کا فراک پھٹ گیا تھا اورشوز گم گئے تھے۔ پتہ نہیں میرے گھروالوں کا کیاہوا،اس نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔

جوناتھن بھی فکرمند تھا۔ اسے اس معمرجوڑےکا خیال آیا جس نے گذشتہ رات کتنی اچھی طرح اس کی آؤ بھگت کی تھی اور ان کے نواسے ڈیوی کا بھی۔ اس اجنبی دنیا میں ہرآدمی بے بس معلوم ہوتا تھا۔

" ایلیسا،یہ تو بہت غلط ہے کہ تمہارے یہاں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے کوئی اچھی کونسل بھی نہیں۔"

ایلیسانےغورسے جوناتھن کو دیکھا اوراس کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی۔" تم نے سب کچھ گڈ مڈ کردیا ہے،"وہ بولی ۔ اپنا سانس درست کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے ہنگاموں کی سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے،لوگوں نے ایک دوسرے سے طاقت کے ذریعے لینا سیکھ لیاہے۔ تمہارا کیا خیال ہے انہیں یہ کس نے سکھایا؟"

جوناتھن کو غصہ آگیا۔ اس نے پوچھا ،"تمہارا مطلب ہے ایک دوسرے کے خلاف طاقت استعمال کرنا کسی نے انہیں سکھایا ہے؟"

"ہم میں‌سےزیادہ ترنےجو کچھ روزانہ ہوتا ہےاسی سے سیکھا ہے۔"

"کونسل آف لارڈز انہیں کیوں نہیں روکتی؟" جوناتھن بولا۔

"کونسل خود طاقت ہے،" ایلیسانے زور دیتے ہوئے کہا،"اور زیادہ وقت یہ طاقت لوگوں کو تحفظ دینے کے بجائے ان کے خلاف استعمال کی جاتی ہے۔"اس نے تاثرسے عاری جوناتھن کو دیکھا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔ اس نے اپنی انگلی اس کے سینے پررکھی اور بولی،" سنو،جب تم کسی شخص سے کوئی چیز چاہتے ہو تو اس سے یہ چیزکیسے لیتے ہو؟"

اسے ڈاکو سے آنے والے زخم کی تکلیف اب بھی محسوس ہو رہی تھی،اس نے جواب دیا،" تمہارا مطلب ہے ، بندوق کے بغیر؟"

"ہاں۔"

"اچھا میں اسے راضی کرنے کی کوشش کرسکتاہوں،"جوناتھن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یا؟"

"یا۔ یا،میں اسے قیمت دے سکتا ہوں؟"

"ہاں،یہ بھی ایک طرح راضی کرنا ہے۔ اورکیا ہو سکتاہے؟"

"ہوں،کونسل آف لارڈزسے کہو کوئی قانون بنا دے؟"

"بالکل ٹھیک،"ایلیسابولی۔"حکومت ہوتو آپ کولوگوں کوراضی نہیں کرنا پڑتا۔اگر آپ کونسل آف لارڈزکو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں،یا تو ووٹ یارشوت کے ذریعے،پھر آپ دوسروں کووہ کچھ کرنے پرمجبور کرسکتے ہیں جو آپ چاہتے ہیں۔ جب کوئی دوسرا کونسل کو زیادہ کی پیش کش کرتا ہے،تو وہ آپ کو وہ کچھ کرنے پرمجبورکرسکتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے،اورجیت ہمیشہ لارڈز کی ہوتی ہے۔"

"مگرمیں یہ سمجھتا تھا کہ حکومت باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی کرتی ہے،"جوناتھن نے کہا۔

"مشکل ہے!جب آپ طاقت استعمال کرسکتے ہیںتو باہمی تعاون کی کیا ضرورت ہے،" ایلیسانے جواب دیا۔"جس کے پاس اختیار ہے وہ جوچاہے جیت سکتاہے۔ اورباقی لوگوں کو اس کےساتھ گزارا کرنا پڑتا ہے۔ یہ قانونی ہے، لیکن ہارنے والے قائل نہیں ہوتے،ان میں تلخی اور دشمنی باقی رہتی ہے۔"

ایلیسا نے جوناتھن کو نیچے اٹھتےشعلوں کی طرف متوجہ کیا۔ "وہ نیچے ہنگاموں کو دیکھو،"اس نے کہا۔ "سوسائٹی کو اختیار کی اس مستقل کشمکش نےمنتشر کر ڈالا ہے۔ جزیرے بھر میں،جو گروپ بہت زیادہ ووٹ حاصل نہیں کر پاتا وہ ناکا می سے پھٹ پڑتا ہے۔"

وہ بڑی دیر تک ساکت و صامت بیٹھی رہی۔ ایک آنسو اس کے رخسارپرڈھلک آیا۔"میرے ڈیڈاورمیں نےایک خاص جگہ طے کی ہوئی ہے،جب یہ کچھ ہوتا ہے تو ہم وہاں ملتے ہیں۔ مگرجب تک شعلے نہیں بجھتے مجھے انتظار کرنا پڑے گا۔"

جوناتھن خاصا وقت چپ چاپ اپنی جگہ جما رہا۔ طوفان کے بعد گزرنے والے یہ دو طویل دن اسے وحشت زدہ کرچکے تھے۔ جب اس نے مڑ کر ایلیساکی طرف دیکھا تو وہ گہری نیند سو چکی تھی۔ وہ اس سے بہت متاثر تھا۔ اس کی ہر چیز سے۔ اس نے سکون کا سانس لیا اورسوچا،"وہ فوبی سائمن جیسی سادہ تو نہیں۔"